دار الافتاء

احکام و مسائل

عید و صدقۃ الفطر

یکم شوال کو شکرانے کے طور پر دو رکعت نماز عید ادا کرنا واجب ہے۔

- عید کے دن غسل کیا جائے، مسواک کی جائے، عمدہ کپڑے جو میسر ہوں پہن کر خوشبو لگائی جائے۔ بالوں کو تیل لگا کر کنگھا کیا جائے۔
- صبح سویرے عیدگاہ جلد پہنچنے کی کوشش کی جائے۔ اور نماز عید کیلئے جانے سے پیشتر کوئی میٹھی چیز کھائی جائے۔
- عید کی نماز پڑھنے کیلئے ایک راستے سے جائے اور نماز کے بعد دوسرے راستے واپس آئے۔ اور اگر ممکن ہو تو عیدگاہ پیدل چل کر جائے۔
- راستے میں یہ تکبیریں آہستہ آواز میں پڑھے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔
- نماز عید سے پہلے کسی جگہ نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔ البتہ عید کی نماز کے بعد گھر آکر نوافل پڑھ سکتے ہیں۔
- نماز عید میں صرف چھ تکبیریں زائد ہوتی ہیں۔ پہلی رکعت میں سبحانک اللّٰھم ــــ کے بعد تین تکبیریں زائد ہاتھ چھوڑ کر اور دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے تین تکبیریں زائد ہاتھ چھوڑ کر کہی جاتی ہیں۔ باقی نماز تمام نمازوں کی طرح ہے۔ نماز کے بعد خطبہ سننا واجب ہے۔

نماز عید کے متفرق مسائل

- عیدین کے خطبوں کی ابتداء تکبیر سے کرنا مستحب ہے۔ پہلے خطبے میں نو مرتبہ تکبیر پڑھی جاتی ہے۔

- عید کے دونوں خطبوں کے درمیان امام کیلئے تھوڑی دیر بیٹھنا مسنون ہے۔
- عید کے دن عورتوں، مریضوں اور مسافروں کیلئے بھی نمازِ عید سے پہلے نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔
- عیدین کی نمازِ عیدگاہ میں ادا کرنا مسنون ہے۔ البتہ معذوروں کیلئے مساجد میں نمازِ عید ادا کرنا جائز ہے۔
- نمازِ عید کا با جماعت ہونا شرط ہے۔ لہٰذا اگر کسی وجہ سے نمازِ عید کی جماعت میں شریک نہیں ہو سکا تو تنہا نمازِ عید ادا نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اگر کسی کی نمازِ عید کسی وجہ سے فاسد ہو گئی ہو تو اس کی قضا واجب نہیں ہے۔
- اگر کسی شرعی عذر کی وجہ سے نمازِ عید پہلے دن نہ پڑھی جا سکے تو دوسرے دن نمازِ عید پڑھ لیں۔
- اگر کسی کی واجب زائد تکبیریں چھوٹ گئی ہوں اور وہ امام کے ساتھ قیام میں اگر شریک ہوا تو نیت باندھ لینے کے بعد وہ سب سے پہلے تین زائد تکبیریں کہے، خواہ امام نے قرأت شروع کر دی ہو۔
- ایک شخص نماز کی دوسری رکعت کے رکوع میں آکر شریک ہوا ایسے موقع پر اگر اسے یقین ہو کہ تین تکبیریں کہہ کر رکوع میں امام کے ساتھ شریک ہو جائے گا تو وہ پہلے کھڑے ہو کر تینوں تکبیریں کہے اس کے بعد رکوع میں شریک ہو جائے۔ اگر ایسے شخص کو رکوع چھوٹ جانے کا خوف ہو تو وہ رکوع میں شریک ہو جائے اور سبحان ربی الاعلیٰ کی بجائے رکوع ہی میں زائد تکبیریں کہے، مگر رکوع میں ہاتھ نہ اٹھائے۔
- اگر تینوں تکبیریں پوری کرنے سے پہلے امام صاحب رکوع سے سر اٹھالیں تو وہ بھی امام کی اقتدا میں کھڑا ہو جائے۔ جس قدر تکبیریں رہ گئی ہیں، وہ معاف ہوں گی۔
- اگر کسی کی ایک رکعت نمازِ عید جاتی رہے تو اسکو چاہیے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد وہ رکعت ادا کرے۔ سب سے پہلے قرأت کرے اس کے بعد زائد تکبیریں کہہ کر رکوع میں چلا جائے۔
- اگر امام صاحب رکوع سے پہلے زائد تکبیریں کہنا بھول جائیں اور رکوع میں چلے جائیں انہیں وہ تکبیریں یاد آئیں تو وہ حالتِ رکوع ہی میں تکبیریں کہہ لیں، قیام کی طرف نہ لوٹیں۔ تاہم اگر غلطی سے امام صاحب کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہو کر انہوں نے یہ زائد تکبیریں کہیں تو یہ صورت بھی جائز ہے، نماز فاسد نہیں ہو گی۔
- ہجوم کی کثرت کی وجہ سے عیدین کی نماز میں سجدۂ سہو معاف ہے۔

- عیدین کا خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ لیکن اگر امام کسی مجبوری کی وجہ سے کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر خطبہ پڑھنا جائز ہے ــــ مستحب یہ ہے کہ جو شخص عید کی نماز پڑھائے وہی خطبہ بھی پڑھے۔ تاہم اگر امام کو کوئی عذر شرعی پیش آ جائے تو دوسرا شخص بھی خطبہ دے سکتا ہے۔
- مسنون طریقہ یہ ہے کہ نماز طویل ہو اور خطبہ مختصر ہو، یعنی پوری نماز سے کم وقت میں خطبہ ختم ہو جائے۔

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس ضروریات خانہ کے علاوہ ساڑھے باون تولہ چاندی یا اسی وزن کے روپے ہوں یا زیور ہوں یا مال و جائداد یا تجارت کا مال ہو یا ساڑھے سات تولہ سونا ہو یا اسی قدر وزن کی اشرفیاں یا زیور ہو، یہ شرط نہیں کہ اس مال پر سال بھر گذر چکا ہو۔ اگر کسی کے پاس بہت مال ہے، لیکن قرض اس قدر ہے کہ اگر ادا کیا جائے تو ساڑھے باون تولہ چاندی یا اسکی قیمت کا اسباب باقی نہیں رہتا تو اس پر صدقۃ الفطر واجب نہیں جس شخص کے پاس مذکورہ مال یا اس سے زیادہ ہو وہ اپنی طرف سے بھی صدقۃ الفطر ادا کرے اور اپنی چھوٹی نابالغ اولاد کی طرف سے بھی ــــ صدقۃ الفطر ایک آدمی کا بوزن انگریزی پونے دو سیر گندم ہیں۔ یا ان کی قیمت اور جو ساڑھے تین سیر ہے۔ اپنے عزیز و اقارب سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ ایک شخص کو کئی آدمیوں کا صدقۃ الفطر دیا جائے تو درست ہے۔ اور اگر ایک آدمی کا صدقۃ الفطر کئی محتاجوں کو دیدیں تو بھی درست ہے۔ عید کی نماز سے پہلے ادا کر دینا بہت زیادہ ثواب کا باعث ہے جس نے کسی عذر سے یا غفلت سے روزے نہیں رکھے اس پر بھی صدقۃ الفطر واجب ہے۔ بشرطیکہ مذکورہ بالا مقدار مال رکھتا ہو۔ صدقۃ الفطر مؤذن یا امام وغیرہ کو اجرت میں دینا جائز نہیں۔ اور مسجد کی تعمیر اور اس کے مصارف میں لگانا بھی درست نہیں۔

بقیہ : دیار عرب

کے قبضہ میں ہے۔ اور جدید کے نصف سے زیادہ حصے پر یہودی قابض ہیں۔ برلن کی طرح اس شہر کو تقسیم کرنے کے لئے بھی بیچ میں دیوار کھڑی کر دی گئی ہے۔ یہ منظر دیکھ کر ہر مسلمان کے دل میں انتقام کا جذبہ بھڑکتا ہے۔ قدس کے مسلمان جو پاکستان کے ساتھ بڑی عقیدت رکھتے ہیں بکثرت اس امید کا اظہار کرتے رہتے ہیں کہ کسی وقت یہودیوں کے ساتھ فیصلہ کن معرکہ میں پاکستان ان کا سہارا ثابت ہو گا ــــ

(باقی آئندہ)